خارجی فرقے کی پہچان

تالیف

مفتیان سعودی عرب کا متفقہ فتویٰ

مترجم

فضل الرحمٰن رحمانی الندوی مدنی

فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

نام کتاب	:	خارجی فرقے کی پہچان
مصنف	:	مفتیان سعودی عرب
ترجمہ وتلخیص	:	فضل الرحمٰن رحمانی ندوی مدنی
ناشر	:	عقیدہ لائبریری www.aqeedeh.com
سال طبع	:	2010ء
تعداد	:	20ہزار

فہرست مضامین

خارجی فرقے کی پہچان

سوال:......اس حدیث نبوی کا کیا مطلب ہے جو بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے۔ مخلوق کی نہایت بہتر بات کہیں گے۔ان کے ایمان ان کے گلے سے آگے نہیں جائیں گے (صرف زبان پر ایمان ہوگا دل میں نہیں)، دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح (زور سے چلایا ہوا) تیر کمان میں سے نکل جاتا ہے، تم انہیں جہاں ملو، قتل کردو، ان کے قتل کرنے والے کو ان کے قتل کا ثواب ہے، قیامت کے دن تک۔''

جواب:......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

یہ حدیث اور اس مفہوم کی دوسری حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرقے کا ذکر کیا ہے جسے خارجی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دین میں غلو کرتے اور مسلمان کو ان گناہوں کی بنا پر کافر قرار دیتے ہیں جنہیں اسلام نے موجب کفر قرار نہیں دیا۔ یہ لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے

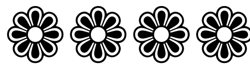
زمانے میں ظاہر ہوئے تھے اور انہوں نے آپ پر کئی امور کی وجہ سے تنقید کی۔ علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حق کی طرف بلایا اور ان سے مسائل میں مناظرہ کیا۔ نیتجتًا بہت سے خارجیوں نے حق قبول کرلیا اور باقی اپنے غلط موقف پر اڑے رہے۔ جب انہوں نے مسلمانوں پر زیادتی کی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی، اس کے بعد دوسرے خلفاء نے بھی مذکورہ احادیث پر عمل کرتے ہوئے خارجیوں سے جنگ کی۔ اس مذہب کے کچھ لوگ اب تک موجود ہیں۔ اور ہر زمانے اور ہر جگہ کے اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کے لیے شرعی حکم ایک ہی ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن:	عبداللہ بن قعود	رکن:	عبداللہ بن غدیان
نائب صدر:	عبدالرزاق عفیفی	صدر:	عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتوی: ۱٦٦۱



رافضی فرقہ، اسلام کے خلاف ہے

سوال: ......ہم لوگ شمالی سرحد پر عراق کے علاقے کے قریب رہتے ہیں۔ یہاں جعفری مذہب کے کچھ افراد ہیں، ہم میں سے بعض ان کے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھانے سے پرہیز کرتے ہیں اور بعض کھا لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے لیے یہ گوشت کھانا جائز ہے؟ واضح رہے کہ یہ لوگ مصیبت اور راحت میں سیدنا علی، سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہم اور دیگر بزرگوں کو پکارتے ہیں۔

جواب:......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

جب صورت حال یہ ہو جو سائل نے ذکر کی ہے کہ وہاں پر موجود جعفری لوگ سیدنا علی،

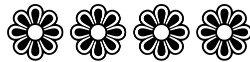
حسن، حسین رضی اللہ عنہم اور دیگر بزرگوں کو پکارتے ہیں تو وہ مشرک اور مرتد ہیں، (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، ان کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حلال نہیں، کیونکہ وہ مردار کے حکم میں ہے، اگرچہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام ہی لیا ہو۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود	رکن: عبداللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی	صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتوی: ۳۰۰۸



ایسے لوگوں سے سروکار نہ رکھیں

سوال:...... ہمارا قبیلہ شمالی سرحد پر قیام پذیر ہے، ہمارا اور عراق کے بعض قبائل کا باہم تعلق اور میل جول رہتا ہے۔ وہ لوگ بت پرست شیعہ ہیں، جو قبے بنا کر ان کو پوجتے ہیں اور ان قبوں کا نام حسن وحسین اور علی رکھتے ہیں۔ اٹھتے ہوئے یا علی، یا حسین کہتے ہیں۔ ہمارے قبیلوں کے بعض افراد نے ان سے شادی بیاہ کے تعلقات قائم کر لئے ہیں اور ہر طرح کا میل جول قائم کرلیا ہے۔ میں نے انہیں نصیحت کی، لیکن انہوں نے سنی ہی نہیں۔ وہ اونچے عہدوں پر فائز ہیں اور میرے پاس اتنا علم نہیں کہ انہیں سمجھا سکوں، لیکن میں ان کی حرکتوں کو ناپسند کرتا ہوں اور ان سے میل جول نہیں رکھتا۔ میں نے سنا ہے کہ ان کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا جائز نہیں، یہ لوگ ان کا ذبیحہ کھالیتے ہیں اور بالکل خیال نہیں کرتے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ارشاد فرمائیں مذکورہ بالا صورت حال میں ہمارا کیا فرض ہے؟

جواب:......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

جب صورت حال یہ ہو جو آپ نے ذکر کی ہے کہ وہ سیدنا علی، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) وغیرہ کو پکارتے ہیں تو وہ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لیے انہیں مسلمان لڑکیوں کا رشتہ دینا جائز نہیں اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنا بھی جائز نہیں، نہ ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۝﴾ (البقرہ:۲/ ۲۲۱)

''اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں اور مومن لونڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ (مشرک) تمہیں اچھی لگے اور مشرکوں کو رشتہ نہ دو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں اچھا لگے۔ یہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لیے اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔''

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود — رکن: عبداللہ بن غدیان

نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی — صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتوی: ۷۳۰۸

❀❀❀❀

شیعی عقائد سے متعلق اہم کتب

سوال:......حسب استطاعت شیعہ کے عقائد بیان فرمائیں۔

جواب:......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

شیعہ کے بہت سے فرقے ہیں۔ان میں سے کچھ غلو کے مرتکب ہیں، کچھ اس قدر غلو نہیں کرتے۔آپ ان کتابوں کا مطالعہ کریں جن میں علماء نے ان کے فرقوں کی تفصیل اور ہر فرقے کا الگ الگ عقیدہ بیان کیا۔مثلاً ''مقالات الاسلامیین'' تصنیف ابوالحسن اشعری، ''منہاج السنۃ'' تصنیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ،"اَلْفَرقُ بَيْنَ الْفِرَقْ" تصنیف عبد بغدادی رحمہ اللہ ،"الملل والنحل" ......"اَلْمِلَلْ وَالنِّحَل" از ابن حزم رحمہ اللہ اور ''مختصر تحفہ اثناعشریہ'' وغیرہ، تا کہ آپ ان کے عقائد سے بخوبی واقف ہوسکیں۔

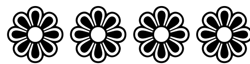
وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود   رکن: عبداللہ بن غدیان

نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی   صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتوی :۸۱۸۷



شیعہ کے متعدد فرقے ہیں

سوال:......کیا موجودہ دور کے تمام شیعہ یا ان کے لیڈر کافر ہیں؟

جواب:......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

موجودہ دور کے بہت سے فرقے ہیں۔ان کے بارے میں آپ موجودہ دور کے علماء کی

کتابیں پڑھے تاکہ آپ کو ان کے بارے میں حکم کا تفصیل سے علم ہو سکے۔ آپ مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔ علامہ محمود شکری آلوسی کی "مختصر تحفہ اثنا عشریہ" محب الدین خطیب کی "الخطوط العریضہ" امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی "منہاج السنہ اور امام ذہبی رحمہ اللہ کی "المنتقی".

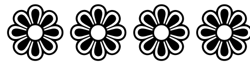
وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود رکن: عبداللہ بن غدیان

نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتوی: ۸۵۶۴



شیعہ کا سب سے بڑا گمراہ فرقہ

سوال:......آپ کا شیعہ کے بارے میں کیا فیصلہ ہے؟ خصوصاً وہ شیعہ جو اس بات کے قائل ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کو نبوت کا مقام حاصل ہے اور جبریل علیہ السلام غلطی سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے تھے؟

جواب:......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

شیعہ کے بہت سے فرقے ہیں۔ ان میں سے جو اس بات کا قائل ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام نبوت کے حامل ہیں اور جبریل علیہ السلام غلطی سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے تھے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر ہے۔

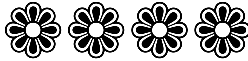
وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود　　رکن: عبداللہ بن غدیان

نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی　　صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتوی: ۸۸۵۲



اہلسنّت اور شیعہ میں اختلافات اصولی ہیں

سوال:......گزارش ہے کہ اہل سنت اور شیعہ کے مابین اختلاف کی وضاحت فرمائیں اور یہ بتائیں کہ ان میں سے کون سا فرقہ اہل سنت سے زیادہ قریب ہے؟

جواب:......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

اہل سنت والجماعت اور شیعہ کے درمیان توحید، نبوت اور امامت وغیرہ کے متعلق بہت سے امور میں اختلاف ہے۔ بہت سے علماء نے اس موضوع پر اپنی کتابوں میں روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ''منہاج السنۃ'' میں، شہرستانی نے ''الملل والنحل'' میں، ابن حزم نے ''الملل والنحل'' میں اور دیگر علماء نے بھی لکھا ہے مثلاً محبّ الدین خطیب کی تصنیف ''الخطوط العریضۃ'' اور ''مختصر تحفہ اثنا عشریہ۔'' آپ مذکورہ بالا کتابوں میں اس موضوع کا مطالعہ کریں۔

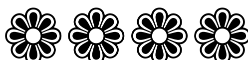
وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود　　رکن: عبداللہ بن غدیان

نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی　　صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتوی: ۹۲۴۷



رافضی عوام کا حکم

سوال:...... اثنا عشریہ کے رافضی عوام کا کیا حکم ہے؟ کیا کسی گمراہ فرقے کے علماء اور عوام کے متعلق کفر یا فسق کا حکم لگانے میں فرق بھی ہوتا ہے؟

جواب:...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

عوام میں سے جو شخص کفر وضلالت کے کسی پیشوا کا ساتھ دے، زیادتی اور سرکشی کرتے ہوئے ان کے بڑوں اور سرداروں کی حمایت کرے، اس پر انہی کی طرح کفر یا فسق کا حکم لگایا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۶۳ـ۶۸)

''لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور آپ کیا جانیں کہ شاید قیامت جلد ہی واقع ہونے والی ہے۔ بے شک اللہ نے کافروں کو ملعون قرار دیا ہے اور ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کوئی دوست اور کوئی مددگار نہ پائیں گے۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ

اے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ وہ کہیں گے" یا رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔ یا رب! انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔"

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل آیات پڑھیے (سورۃ بقرہ آیت: ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، سورۂ الاعراف آیت: ۳۷، ۳۸، ۳۹۔ سورۂ ابراہیم آیت: ۲۱، ۲۲۔ سورۃ الفرقان آیت: ۲۸، ۲۹۔ سورۂ قصص آیت: ۶۲، ۶۳، ۶۴۔ سورۂ سباء آیت: ۳۱، ۳۲، ۳۳۔ سورۃ الصافات آیت: ۲۰ تا ۳۶، سورۃ مومن آیت: ۴۷ تا ۵۰) اس کے علاوہ بھی اس مفہوم کی بہت سی آیات اور احادیث ہیں۔ نبی ﷺ نے مشرکین کے سرداروں سے بھی جنگ کی اور عام مشرکوں سے بھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی یہی رہا۔ انہوں نے سرداروں اور پیروکاروں میں کوئی فرق نہیں کیا۔

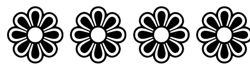
وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود ‏ ‏ رکن: عبداللہ بن غدیان

نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی ‏ ‏ صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتوی: ۹۴۲۰



شیعہ ایک نو ایجاد مذہب ہے

سوال:......کیا شیعہ امامیہ کا فرقہ بھی اسلامی فرقہ ہے، اسے کس نے ایجاد کیا؟ کیونکہ شیعہ اپنے مذہب کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگر شیعہ کا مذہب اسلامی مذہب نہیں ہے تو ان میں اور اسلام میں کیا اختلافات ہیں؟ آپ سے گزارش ہے کہ واضح، تسلی بخش اور مدلل جواب دیں، خصوصاً مذہب شیعہ اور ان کے عقائد کے متعلق بتائیں اور اسلام میں

نئے ایجاد ہونے والے بعض مسالک بیان کریں۔

جواب:......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

شیعہ امامیہ مذہب اپنے اصولی اور فروعی مسائل کے لحاظ سے ایک نو ایجاد مذہب ہے آپ "الخطوط العريضه" "مختصر تحفه اثنا عشريه" اور شیخ الاسلام کی کتاب "منهاج السنه" کا مطالعہ کریں۔ان کتابوں میں ان کی بہت سی بدعات مذکور ہیں۔

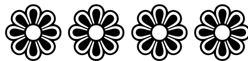
وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود   رکن: عبداللہ بن غدیان

نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی   صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتوى: ۱۱۴۶۱



خمینی کے نظریات کی ایک جھلک

سوال:...... نائیجیریا میں مسلمان نوجوانوں میں ایرانی شیعی انقلاب اور آیت اللہ خمینی کی محبت بہت پھیل گئی ہے۔ یہ نوجوان سمجھتے ہیں کہ اسلامی دنیا میں ایران کے سوا کوئی اسلامی حکومت شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتی اور آیت اللہ خمینی کے سوا کسی مملکت کا سربراہ مسلمان نہیں۔اب نائیجیریا میں ان کی دعوت پھیلنے لگ گئی ہے۔اس لیے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ایران کے شیعہ اور اس حکومت کے سربراہ آیت اللہ خمینی اور اس کی دعوت کے متعلق وضاحت سے بیان فرمائیں، ہم ان شاء اللہ اس کا ترجمہ اگر ہو سکا تو انگریزی زبانوں میں کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ اس ملک میں ہمیں اس عقیدے سے نجات مل سکے۔کیونکہ

ایران کی حکومت نائیجیریا میں مسلمانوں کو ہر ماہ بہت سی کتابیں بھیجتی ہے۔ لہٰذا ہمیں فتویٰ دیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور برکت دے۔

جواب:...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

ان نوجوانوں کا یہ خیال کہ اسلامی دنیا میں ایران کے سوا کوئی اسلامی حکومت شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتی اور آیت اللہ خمینی کے سوا کسی مملکت کا سربراہ مسلمان نہیں، ایک غلط خیال بلکہ جھوٹ اور افتراء ہے۔ جس طرح کہ حکومت ایران اور اس کے سربراہ کے عقیدے و عمل سے واضح ہے۔ اثنا عشری امامیہ شیعہ نے اپنی کتابوں میں اپنے اماموں سے نقل کیا ہے کہ وہ قرآن مجید جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حفاظ قرآن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعاون سے جمع کیا تھا وہ اصل قران میں تحریف، یعنی کمی، زیادتی، بعض الفاظ اور جملوں میں تبدیلی اور بعض آیات اور سورتوں کو حذف کر کے تیار کیا گیا تھا۔ جو شخص بھی حسین بن محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب ''فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب'' پڑھے گا، جس میں قرآن مجید کی تحریف ثابت کی گئی ہے، اور اس طرح کے دوسرے افراد کی وہ کتابیں پڑھے گا جو رافضیوں کی تائید اور ان کے مذہب کی اثبات میں لکھی گئی ہیں مثلاً ابن مظفر کی ''منہاج الکرامہ'' اس کے سامنے یہ تمام باتیں واضح طور پر آ جائیں گی۔ اسی طرح وہ سنت نبوی کے صحیح مجموعوں مثلاً صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی طرف توجہ نہیں کرتے اور عقیدے یا فقہ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے ان کتب احادیث کو استدلال کے قابل نہیں سمجھتے اور قرآن مجید کے فہم و تفسیر کے لیے ان پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ انہوں نے حدیث کی اپنی کتابیں بنا رکھی ہیں اور اپنے الگ الٹے سیدھے اصول بنا رکھے ہیں جن سے وہ اپنے خیال میں صحیح اور ضعیف روایات میں امتیاز کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک اصول یہ ہے کہ وہ ان بارہ اماموں کے اقوال کی طرف رجوع کرتے ہیں جنہیں وہ معصوم قرار دیتے ہیں۔ پھر انہیں قرآن مجید اور صحیح سنت کا علم کیسے حاصل

ہوسکتا ہے؟ اور وہ شریعت کے پختہ اصول واحکام کہاں سے معلوم کرسکتے ہیں جن کو وہ اپنی ایرانی قوم پر نافذ کرسکتے ہیں جن پر وہ حکومت کررہے ہیں۔ان حقائق کی موجودگی میں یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ آیت اللہ خمینی کے علاوہ کوئی مسلمان سربراہ مملکت موجود نہیں۔ جبکہ خمینی نے اپنی کتاب ''حکومت اسلامیہ'' میں صفحہ ۵۲ پر ''ولایت تکوینی'' کے عنوان سے لکھا ہے:

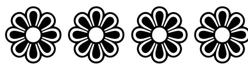
''ائمہ کرام کو مقام محمود، درجہ بلند اور خلافت تکوینی حاصل ہے، ان کی حکومت اور اقتدار کائنات کے ہر ذرے پر قائم ہے اور ہمارے مذہب کے بنیادی عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ ہمارے ائمہ کو ایسا مقام حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے، نہ کوئی نبی اور رسول۔'' اور یہ واضح جھوٹ اور کھلا بہتان ہے۔ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں ''مختصر تحفہ اثنا عشریہ'' از علامہ محمود شکری آلوسی، ''الخطوط العریضہ'' از محبّ الدین خطیب، ''منہاج السنۃ النبویہ فی نقض کلام الشیعہ والقدریہ'' از علامہ شیخ احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ اور ''المنتقی من منہاج السنۃ'' از ذہبی۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود | رکن: عبداللہ بن غدیان

نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی | صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز



کیا ابراہیم علیہ السلام شیعہ تھے؟

سوال:......کیا ابراہیم علیہ السلام شیعہ تھے؟

جواب:......لفظ شیعہ کا معنی گروہ اور فرقہ ہے۔قرآن مجید میں لفظ شیعہ کسی خاص مذہب کے لیے مستعمل نہیں ہوا۔شیعہ حضرات کا اپنے مذہب کی حقانیت کے لیے سورۃ الصافات کی آیت ۸۳ ﴿وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ﴾ پیش کرنا درست نہیں۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لیے

یہ جو لفظ استعمال کیا گیا ہے، اس کا معنیٰ گروہ ہے نہ کہ موجودہ شیعہ۔ آیت کا صاف مطلب یہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سیدنا نوح علیہ السلام کے گروہ سے تھے، یعنی جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے، اسی طرح ابراہیم علیہ السلام بھی نبی تھے۔ قرآن مجید نے جہاں ابراہیم علیہ السلام کے دین کا ذکر کیا ہے، وہاں یوں ارشاد فرمایا ہے:

﴿مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۝﴾ (آل عمران:۳/ ٦٧)

''ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نہ عیسائی لیکن وہ تو یکسو مسلم تھے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کا دین بیان کرتے ہوئے ﴿حَنِيْفًا مُّسْلِمًا﴾ کہا ہے۔ اگر وہ مذہباً شیعہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے: ''مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَلٰكِنْ كَانَ شِيْعَةً'' لیکن قرآن میں اس طرح مذکور نہیں۔

قرآن مجید میں اکثر و بیشتر مواقع پر لفظ شیعہ شریروں، فسادیوں اور فتنہ بازوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝﴾ (الحجر:۱۰/ ۱۰، ۱۱)

''البتہ ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول اگلے شیعوں میں بھیجے اور ان کے پاس کوئی بھی رسول نہیں آیا مگر وہ ان سے مذاق کرتے تھے۔''

اگر لفظ شیعہ سے مراد شیعہ فرقہ ہے تو پھر اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسولوں کے ساتھ مذاق کرنے والے شیعہ تھے۔ اس آیت کی تفسیر میں شیعہ مفسر عمار علی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

''یہاں شیعہ سے مراد وہ کافر ہیں جو رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا و مذاق کرتے تھے۔''

(تفسیر عمدة البيان ٢/ ١٧٤)

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ

تَحۡتِ اَرۡجُلِکُمۡ اَوۡ یَلۡبِسَکُمۡ شِیَعًا وَّ یُذِیۡقَ بَعۡضَکُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ﴾

(الانعام:٦٥)

''کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے عذاب بھیج دے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تم کو شیعہ بنا کر آپس میں لڑا دے۔''

اگر لفظ ﴿شِیَعًا﴾ سے شیعہ فرقہ مراد ہے تو ان کے عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اس آیت کے متعلق شیعہ مفسر عمار علی نے لکھا ہے:

''اس آیت میں لفظ ﴿شِیَعًا﴾ شریروں، فسادیوں اور فتنہ بازوں پر بولا گیا ہے۔''(عمدۃ البیان ١/ ٣٥٣)

﴿اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَ جَعَلَ اَهۡلَهَا شِیَعًا﴾ (القصص:٢٨/ ٤)

''بے شک فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور وہاں کے رہنے والوں کو شیعہ بنا دیا۔''

اس آیت سے معلوم کہ لوگوں کو شیعہ بنانے والا فرعون تھا۔

﴿وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ o مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا﴾ (الروم:٣/ ٣١، ٣٢)

''اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ شیعہ تھے۔''

اس آیت کی تفسیر میں شیعہ مفسر نے لکھا ہے:

''اس آیت میں شیعہ......مشرکوں، بت پرستوں، دشمنان دین اور یہود ونصاریٰ کو کہا گیا ہے۔''(عمدۃ البیان: ٣/ ١٣)

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ﴾

(الانعام: ١/ ١٥٩)

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور شیعہ ہو گئے، ان سے

آپ کا کوئی تعلق نہیں۔''

اس آیت نے صراحت کر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ کا شیعوں سے کوئی تعلق نہیں۔ جس فرقہ سے اللہ کے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہ ہو، اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

مندرجہ بالا آیات میں لفظ شیعہ گروہ بندی کے معنی میں ہے۔ اگر لفظ شیعہ سے خاص فرقہ مراد لیں تو خود سمجھ لیں کہ مذکورہ پانچ آیات میں شیعہ کسے کہا گیا ہے۔

کیا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل اور مشکل کشا ہیں؟

سوال: ......کچھ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہیں اور خلیفہ بلافصل ہیں، کیا ایسا عقیدہ کتاب وسنت کے خلاف نہیں؟

جواب: ......اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)) [1]

''جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! جو علی سے دوستی لگائے تو بھی اسے دوست بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔''

مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم اس کے الفاظ سے بالکل واضح ہے کہ یہاں مولیٰ سے مراد دوست ہے۔ یہاں مولیٰ سے مراد خلیفہ بلافصل ہے اور نہ مشکل کشا اور حاجت روا۔ بلکہ خلیفہ بلافصل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مشکل کشا اللہ تبارک وتعالیٰ ہے، جو ہر کسی کے نفع ونقصان کا مالک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] مسند احمد: ٥/٤١٩ـ ١/٨٤، طبرانی کبیر: ٤٠٥٢، مجمع الزوائد: ٩/١٢٨، ١٤٦١٠، سند بزار: ٢٥١٩، کتاب السنة لابن ابی عاصم: ٢/٥٩٠، ابن حبان: ٢٢٠٥، ترمذی: ٣٧١٢، سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٧٥٠.

﴿وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ ۚ وَ اِنۡ یُّرِدۡکَ بِخَیۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِہٖ ؕ یُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ ؕ وَ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴾ (یونس:۱۰/ ۱۰۷)

''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچا دے تو اسے دور کرنے والا کوئی نہیں مگر صرف وہی (اللہ تعالیٰ) اور اگر وہ آپ کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو رد کرنے والا کوئی نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کرتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ مشکل اور مصیبت کو دور کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس کے علاوہ کوئی نہیں۔ ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَ یَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ﴾ (النمل:۲۷/ ۶۲)

''بے کس ولاچار جب پکارے تو ان کی پکار کو قبول کر کے کون مصیبت کو دور کرتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (جو مشکل حل کر سکے) تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

نبی کریم ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

((وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰه وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ)) [1]

''اور جب بھی تو سوال کرے اللہ سے سوال کر اور جب بھی تو مدد طلب کرے اللہ

[1] ترمذی، کتاب صفة القیامة: باب (۲۵۱٦)، مسند احمد (۱/ ۲۹۳-۳۰۳

تعالیٰ سے مدد طلب کر۔ یقین کرلے بلاشبہ اگر ساری امت اس بات پر جمع ہوجائے کہ وہ تجھے کسی چیز سے نفع پہنچائے تو وہ نفع نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔اور اگر ساری امت تجھے نقصان پہنچانے پر اکٹھی ہوجائے تو نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ نے تیرے خلاف لکھ دیا ہے۔''

مذکورہ بالا آیات اور صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کے نفع ونقصان کا مالک، مشکل کشا اور حاجت روا صرف اللہ کی ذات ہے، کائنات میں سے کوئی فرد بھی کسی کے نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بات سمجھا دی کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص بھی خواہ وہ نیک ہو یا بد، امیر ہو یا غریب، حکمران ہو یا رعایا، الغرض کوئی بھی کسی کی قسمت کا مالک نہیں۔ ہر قسم کا اختیار اللہ کے پاس ہے وہی مختار کل، مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔

شیعہ اثنا عشریہ اور قرآن

سوال:......کیا شیعہ اثنا عشریہ ہمارے قرآن پر ایمان نہیں رکھتے؟

جواب:......اللہ وحدہ لاشریک نے اپنے انبیاء ورسل پر کتب وصحائف نازل فرمائے اور اس سلسلے کی آخری کڑی امام اعظم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر بذریعہ جبریل امین قرآن نازل کیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ﴾

(البقرۃ:۲/ ۹۷۔۹۸)

''آپ کہہ دیں جو شخص جبریل (علیہ السلام) کا دشمن ہے جس نے آپ کے دل پر اس

قرآن کو اللہ کے حکم سے اتارا ہے جو اس چیز کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس کے سامنے ہے اور یہ ہدایت وخوشخبری ہے ایمان والوں کے لیے جو شخص اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہے تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ بھی کافروں کا دشمن ہے۔''

اس آیت کریمہ میں واضح کیا گیا ہے کہ جبریل امین علیہ السلام یہ قرآن لے کر رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ (الحجر: ١٠/ ٩)

''بے شک ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِالذِّكۡرِ لَمَّا جَآءَهُمۡ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيۡزٌ o لَّا يَاۡتِيۡهِ الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهٖ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ حَكِيۡمٍ حَمِيۡدٍ﴾

(فصلت: ٤١، ٤٢)

''بے شک وہ لوگ جنہوں نے قرآن حکیم کے ساتھ کفر کیا جب وہ ان کے پاس آیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک زبردست کتاب ہے، باطل نہ سامنے سے اس پر آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے، یہ ایک حکیم وحمید کی نازل کردہ ہے۔''

معلوم ہوا کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس میں باطل کو دخل نہیں اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری رب ذوالجلال والاکرام نے لے رکھی ہے۔ قرآن حکیم لاریب کتاب ہے، اس میں تبدیلی وتحریف ناممکن ہے۔ قرآن حکیم کا اعجاز ہے کہ اس جیسی کتاب کوئی لا سکتا ہے اور نہ لا سکے گا۔ نبیٔ کریم ﷺ نے جب یہ وحی الٰہی لوگوں کو سنانا شروع کی تو کفار نے کہا: اس میں کچھ ترمیم کرلو، تب ہم آپ (ﷺ) کی بات مان سکتے ہیں۔ تو ارشاد الٰہی ہوا:

﴿وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَ نَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ ھٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡہُ قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَہٗ مِنۡ تِلۡقَآیِٔ نَفۡسِیۡ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ﴾ (یونس: ۱۰/ ۱۵)

''اور جب ان پر ہماری واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی توقع نہیں رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں کچھ ترمیم کرو۔ آپ (ﷺ) ان سے کہہ دیجیے کہ میرا یہ کام نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی تغیر وتبدل کرلوں، میں تو بس اس وحی کا پیروکار ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔''

معلوم ہوا کہ وحی الٰہی قرآن میں تغیر وتبدل کا حق کسی کو نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک قرآن حکیم ایک مکمل جامع کتاب ہے، اس میں کسی قسم کا شبہ، تغیر وتبدل اور تحریف ممکن نہیں۔ جس طرح نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کرنے کے لیے کہا انہوں نے اسی طرح اس کو جمع کر دیا۔ قرآن کی تحریف کا قائل مسلمان نہیں ہے۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے نصاریٰ کا یہ الزام نقل کیا ہے:

((وَاَیۡضًا فَاِنَّ الرَّوَافِضَ یَزۡعُمُوۡنَ اَنَّ اَصۡحَابَ نَبِیِّکُمۡ بَدَّلُوۡا الۡقُرۡآنَ وَاَسۡقَطُوۡا مِنۡہُ وَزَادُوۡا فِیۡہِ)) [1]

''نیز روافض دعویٰ کرتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک کو تبدیل کر دیا ہے اور اس میں سے کچھ آیات ساقط کر دی ہیں اور کچھ زیادہ کر دی ہیں۔''

---

[1] الفصل فی الملل والاھواء والنحل : ۲/ ۷۵.

اس کا جواب دیتے ہوئے امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَاَمَّا قَوْلُهُمْ فِی دَعْوَی الرَّوَافِضِ تَبْدِیْلُ الْقِرَاءَاتِ فَاِنَّ الرَّوَافِضَ لَیْسُوْا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّمَا هِیَ فِرَقٌ حَدَثَ اَوَّلُهَا بَعْدَ مَوْتِ النَّبِیِّ ﷺ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً وَکَانَ مَبْدَأُهَا اِجَابَةً مِمَّنْ خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِدَعْوَةِ مَنْ کَادَ الْاِسْلَامَ وَهِیَ طَائِفَةٌ تَجْرِیْ مَجْرَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارَی فِی الْکَذِبِ وَالْکُفْرِ)) [1]

''رہا نصاریٰ کا یہ کہنا کہ روافض کا دعویٰ ہے کہ صحابہ نے قرآن تبدیل کر دیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ روافض کا شمار مسلمانوں میں نہیں ہے۔ یہ ایسے فرقے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ۲۵ سال بعد پیدا ہوئے اور ان فرقوں کی ابتدا اس شخص کی دعوت کو قبول کرنے کی وجہ سے ہوئی جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے خلاف سازشیں کرنے والوں کا داعی ہونے کی وجہ سے ذلیل ورسوا کر دیا تھا اور یہ روافض کا گروہ جھوٹا ہونے اور کفر میں یہود ونصاریٰ کے راستے پر گامزن ہے۔''

حافظ ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ کی اس توضیح سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث کے نزدیک تحریف قرآن کا قائل مسلمان نہیں ہے۔ روافض کو انہوں نے مسلمانوں میں شمار کیا۔ اس لیے کہ یہ لوگ تحریف قرآن کے قائل اور عقائد فاسدہ رکھتے تھے۔ شیعہ حضرات کا ایمان موجودہ قرآن کریم پر ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے۔ اس کی وجوہات درج ذیل ہیں:

۱۔ شیعہ حضرات کے عقائد کا جزو لاینفک ہے کہ ناقلان قرآن اور راویان دین اسلام، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت جھوٹی تھی، ان میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہ تھا جس نے حق وصداقت کو دل وجان سے قبول کیا ہو۔ اور ان کے نزدیک اصحاب رسول ﷺ کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم اور دیگر ہزاروں صحابہ کی تعداد میں

[1] الفصل فی الملل والهواء والنحل: ۲/۷۵.

موجود تھا۔ دوسرا گروہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے چند ساتھیوں پر مشتمل تھا۔ پہلے گروہ کے جھوٹ کا نام انہوں نے نفاق رکھا ہے اور دوسرے گروہ کے جھوٹ کا نام تقیہ رکھا ہے۔ شیعہ حضرات کا ثقۃ الاسلام ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی لکھتا ہے کہ امام باقر نے فرمایا:

((كَانَ النَّاسُ اَهْلَ رِدَّةٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا ثَلَاثَةٌ فَقُلْتُ وَمَنِ الثَّلَاثَةُ؟ فَقَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدُ وَاَبُوْذَرٍّ الْغِفَارِيُّ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ)) ❶

''نبی ﷺ کی وفات کے بعد لوگ مرتد ہوگئے تھے، سوائے تین اشخاص کے۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: ''وہ تین کون ہیں؟'' تو انہوں نے کہا: ''مقداد بن اسود، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی (رضی اللہ عنہم)۔''

قاضی نوراللہ شوشتری نے لکھا ہے کہ امام باقر سے روایت ہے:

((اِرْتَدَّ النَّاسُ اِلَّا ثَلَاثَ نَفَرٍ سَلْمَانُ وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ.)) ❷

''تین کے سوا تمام لوگ مرتد ہوگئے تھے۔ سلمان فارسی، ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود (رضی اللہ عنہم)۔''

اس کے بعد لکھتا ہے:

((یعنی حضرت امام فرمود کہ جمیع مشاہیر صحابہ کہ استماع نص نبوی در باب خلافت امیر المومنین نمودہ بودند مرتد شدند الا سہ نفر کہ سلمان وابوذر ومقداد است.)) ❸

---

❶ كتاب الروضة من الكافی: ۸/۲۴۵.

❷ مجالس المومنین: ۱/۲۰۳.

❸ مجالس المومنین ۱/۲۰۳.

''امام باقر رحمہ اللہ نے فرمایا: ''تمام مشہور صحابہ امیر المومنین کی خلافت کے بارے میں نص نبوی سننے کے باوجود پھر گئے اور مرتد ہو گئے سوائے تین اشخاص کے، یعنی سلمان، ابوذر اور مقداد۔''

احمد بن علی الطبرسی نے لکھا ہے:

((وَمَا مِنَ الْاُمَّةِ اَحَدٌ بَايَعَ مُكْرِهًا غَيرَ عَلِيٍّ وَاَرْبَعَتِنَا)) ❶

''امت میں سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جس نے دلی رضا مندی کے بغیر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی ہو، علی رضی اللہ عنہ اور چار اشخاص کے سوا یعنی ابوذر، سلمان، مقداد اور عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہم)۔''

طبرسی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ تمام امت مسلمہ نے دل و جان سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی، صرف مذکورہ چار اشخاص ایسے تھے جنھوں نے مجبوراً بیعت کی اور جو بات ان کے دل میں تھی وہ زبان پر نہ تھی۔ یعنی ان کا ظاہر و باطن ایک نہ تھا (العیاذ باللہ) زبان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور دل سے کسی اور کے ساتھ۔ شیخ الطائفہ الامامیہ ابوجعفر الطّوسی رقمطراز ہیں:

((عَنْ حُمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرَ مَا اَقَلَّنَا لَعْنَا عَلٰی شَاةٍ مَا اَفْنَيْنَاهَا قَالَ فَقَالَ اَلَا أُخْبِرُكَ بِاَعْجَبَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ فَقُلْتُ بَلٰی، قَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ ذَهَبُوْا اِلَّا وَاَشَارَ بِيَدِهِ ثَلَاثَةٌ)) ❷

''حمران نے کہا میں نے امام باقر سے کہا: ''ہماری تعداد کس قدر کم ہے، اگر ہم ایک بکری پر جمع ہوں تو اسے بھی ختم نہ کر پائیں۔'' امام نے کہا: ''میں تجھے اس سے بھی عجیب بات نہ بتاؤں؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں؟'' فرمایا: ''مہاجرین وانصار تین کے علاوہ سب چلے گئے، یعنی مرتد ہو گئے تھے۔''

❶ الاحتجاج: ١/٨٤. ❷ رجال كشي، ص: ٧١.

شیعہ حضرات کے مذکورہ حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ (العیاذ باللہ) مرتد ہوگئے تھے اور یہ عقیدہ انہوں نے اپنے مزعومہ ائمہ معصومین سے نقل کیا ہے۔شیعہ حضرات کا صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں موقف مزید معلوم کرنا ہوتو اسد حیدر کی کتاب "الصحابة فی نظر الشیعة الامامیة" مطبوعہ قاہرہ اور باقر مجلسی کی "بحار الأنوار" سے مطاعن پر مشتمل جلدوں کا مطالعہ کریں۔جس سے یہ حقیقت آشکارا ہوجاتی ہے کہ ان کے نزدیک دین اسلام کے راویان اور ناقلان قرآن جھوٹے تھے، جب تک عدالت وعظمت صحابہ کو شیعہ حضرات تسلیم نہیں کرلیتے اتنی دیر تک ان کا قرآن حکیم پر ایمان درست نہیں ہوسکتا۔اور صحابہ پر تبرا اور سب وشتم کرنا ان کا بنیادی عقیدہ ہے۔اس عقیدے کی موجودگی میں قرآن حکیم پر ایمان محال وناممکن ہے۔تقیہ اور کتمان کے بارے میں اصول کافی وغیرہ کتب کا مطالعہ کرلیں۔

شیعہ علماء کے اقرار کے مطابق اس قرآن کو خلفائے ثلاثہ نے جمع کیا اور انہی کے انتظام وانصرام سے یہ پوری دنیا میں پھیلایا گیا اور اس موجودہ قرآن کی قابل وثوق تصدیق ان کے ائمہ معصومین سے نہیں ملتی۔اور خلفائے ثلاثہ کے متعلق شیعہ کا عقیدہ ہے کہ وہ دین دشمن تھے اور اسلام کے لبادے میں حصول حکومت کے لیے رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع تھے اور آپ ﷺ پر ان کا رعب ودبدبہ اس قدر تھا کہ آپ ﷺ ان سے پوچھے بغیر کوئی کام سر انجام نہیں دیتے تھے۔اور ان کے رعب کی وجہ سے آپ ﷺ خلافت بلافصل کا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے کھلے عام واضح اور دوٹوک اعلان نہ کرسکے۔لہٰذا جو چیز دین دشمن لوگوں نے لکھ کر پھیلا دی ہو وہ معتبر اور قابل وثوق کیسے ہوسکتی ہے؟ شیعہ حضرات کا کہنا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو لوگ مرتد ہوگئے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خلاف ہوگئے اور اپنے لیے زمام حکومت پر قابض ہوگئے۔علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے غسل اور کفن دفن کے بعد اپنے گھر میں محصور ہوکر قرآن تالیف کرنے لگے۔جب قرآن پاک جمع کرلیا تو اسے انصار و

مہاجرین کے پاس لے کر آئے، اس لیے کہ اس بات کی انہیں رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی۔ فصل الخطاب میں ہے:

((فَلَمَّا فَتَحَهُ اَبُوْبَكْرٍ خَرَجَ فِيْ اَوَّلِ صَفْحَةٍ فَتَحَهَا فَضَايِعَ الْقَوْمُ فَوَثَبَ عُمَرُ وَقَالَ يَا عَلِيُّ! اُرْدُدْهُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَاَخَذَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَانْصَرَفَ)) [1]

''جب اسے ابوبکر نے کھولا تو پہلے صفحہ پر قوم کی فضیحتوں اور رسوائیوں کا ذکر تھا تو عمر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: ''اے علی! اس کو لے جاؤ، ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔'' علی علیہ السلام نے اس قرآن کو لیا اور چلے گئے۔''

پھر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قاری قرآن کو بلا کر نیا قرآن لکھوایا گیا اور اس میں سے انصار و مہاجرین کی ذلت و رسوائی والی آیات کو نکال دیا گیا۔(الاحتجاج للطبرسی ۱/ ۱۵٦)

دوسری روایت میں ہے کہ جب صحابہ نے کہا: ''ہمیں تمہارے جمع کردہ قرآن کی حاجت نہیں۔'' تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا)) [2]

''اللہ کی قسم! تم اس قرآن کو آج کے بعد کبھی نہیں دیکھو گے۔''

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ شیعہ حضرات کے نزدیک موجودہ قرآن کے جامع ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے اور انہوں نے اسے سیدنا زید بن ثابت سے لکھوا کر دنیا میں پھیلا دیا اور اصل قرآن جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا وہ تسلیم نہ کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے اسے غائب کر دیا۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا پھیلایا ہوا قرآن ہی آج دنیا میں پڑھا جا رہا ہے اور اس کے حافظین دنیا کے ہر گوشے میں موجود ہیں۔ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں شیعہ حضرات کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔ ملا

[1] فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب، ص: ۷.

[2] فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب، ص: ۷.

باقر مجلسی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

((ابوبکر و عمر ....هردو کافر بودندو هرکه ایشان رادوست دارد کافر است .)) ❶

''ابوبکر وعمر دونوں کافر تھے اوران سے دوستی رکھنے والا ہر فرد بھی کافر ہے۔''

(العیاذ باللہ)

اس کے بعد لکھتا ہے:

((ودریں باب احادیث بسیار است ودر کتب متفرق است واکثر در بحار الانوار مذکور است .)) ❷

''اس بارے میں بہت سی روایات ہیں اور متفرق کتب میں موجود ہیں اور اکثر کا ذکر ''بحارالانور'' میں موجود ہے۔''

بحارالانور باقر مجلسی ہی کی کتاب ہے، جو ۱۱۰ جلدوں میں چھپی ہے اور راقم الحروف کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ مجلسی نے لکھا ہے:

((اعتقاد ما در براء ت آنستکه بیزاری جو یندا ز بت هائے چهار گانه یعنی ابوبکر و عمر وعثمان ومعاویه وزنان چهارگانه یعنی عائشه وحفصه وهند وام الحکم واز جمیع اشیاع واتباع ایشان وآنکه ایشان بدترین خلق خدایند وآنکه تمام نمی شود اقرار بخدا ورسول وائمه مگر به بیزاری از دشمنان ایشان .)) ❸

''تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں سے بیزاری اختیار کریں،

---

❶ حق الیقین ،ص : ٥٤٢.

❷ حق الیقین ،ص : ٥٤٢.

❸ حق الیقین ص /٥٣٩

یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ سے اور چار عورتوں سے بیزاری اختیار کریں، یعنی عائشہ، حفصہ، ہند اور ام الحکم سے اور ان کے تمام پیروکاروں سے اور یہ اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگ تھے اور یہ کہ اللہ، رسول اور ائمہ پر ایمان مکمل نہیں ہوگا جب تک ان دشمنوں سے بیزاری نہ کریں۔''

مشہور شیعہ مفسر علی بن ابراہیم قمی رقمطراز ہیں:

''آیت ﴿وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ﴾ اس میں کفر سے مراد ابوبکر، فسوق سے مراد عمر اور عصیان سے مراد عثمان ہیں۔'' ❶

مولوی مقبول حسین دہلوی لکھتا ہے:

''کافی اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ﴿حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيْمَانَ﴾ میں ایمان سے اور ﴿زَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾ میں ضمیر غائب سے مراد جناب امیر المومنین ہیں اور ﴿كَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ﴾ میں کفر سے مراد حضرت اول اور الفسوق سے مراد ہیں حضرت ثانی اور العصیان سے حضرت ثالث۔'' ❷

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ اہل تشیع کے نزدیک قرآن کا انتظام و انصرام کرنے والے اور اسے نقل کروا کے دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلانے والے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم تھے چنانچہ ان کی سب سے زیادہ دشمنی ان کے ساتھ ہے اور ان سے بیزاری کا اظہار کرنا ان کا عقیدہ ہے، اس عقیدے کی موجودگی میں یہ موجودہ قرآن پر کیسے ایمان رکھ سکتے ہیں؟ کیونکہ اگر وہ اس قرآن کو مان لیں تو ان کا عقیدہ باطل ہو جاتا ہے۔

۳۔ تیسری اہم وجہ یہ ہے کہ تحریف قرآن کے بارے میں شیعہ حضرات کی امہات الکتب

---

❶ تفسیر قمی : ۳۱۹/۲ ، نیز دیکھیں: تفسیر الصافی : ۵۹۰/۲ ، تفسیر نور الثقلین : ۸۳/۵.

❷ ترجمہ و تفسیر مقبول دهلوی ، ص : ۲۸۳.

میں دو ہزار سے زائد روایات موجود ہیں، جن میں پانچ قسم کی تحریف کا ذکر ہے: (۱) کمی (۲) زیادتی (۳) تبدیلی الفاظ (۴) تبدیلی حروف (۵) آیات وسور اور کلمات کی خرابی ترتیب، پھر ان روایات میں شیعہ حضرات کے معتبر اور ثقہ علماء کے تین اقرار ہیں۔

(۱)...... یہ روایات متواتر ہیں اور ان کی تعداد مسئلہ امامت کے متعلق مروی روایت سے کم نہیں۔

(۲)...... یہ روایات تحریف قرآن پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں۔

(۳)......ان روایات کے مطابق شیعہ کا تحریف قرآن کا عقیدہ بھی ہے۔

ایران سے مرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی شیعہ کی ایک کتاب ۱۲۹۸ھ میں بنام ''فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الأرباب'' شائع ہوئی، جس میں مؤلف نے ہر عقلی ونقلی طریقے سے یہ بات اپنے مذہب کی امہات الکتب سے ثابت کی ہے کہ قرآن محرف ومبدل ہے۔ موجودہ قرآن پر شیعہ کا ایمان نہیں ہے۔ اور یہ شیعہ کے ثقہ علماء میں سے ہے اور شیعہ رجال کے تراجم پر ایران و ہندوستان سے جتنی کتب طبع ہوئیں ان میں سے اکثر کے اندر اس کا ذکر بڑے بھاری القابات سے کیا گیا ہے، مثلاً شیخ عباس قمی نے ''فوائد رضوی (ص: ۱۵)'' میں لکھا ہے:

((سَحَابُ الْفَضْلِ......بَحْرُ الْعِلْمِ الَّذِیْ لَیْسَ لَهُ سَاحِلٌ .))

''مرزا حسین بن محمد نوری فضل کا بادل ...... اور علم کا ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔''

نیز ایک اور کتاب میں لکھا ہے:

((اِمَامُ اَئِمَّةِ الْحَدِیْثِ کِبَارُ رِجَالِ الْاِسْلَامِ .)) [1]

''حدیث کے اماموں کا امام ہے اور اسلام کے عظیم آدمیوں میں سے ہے۔''

---

[1] مستدرك ابو سائل : ١/ ٤ .

معلوم ہوا کہ فصل الخطاب کا مؤلف شیعہ حضرات کے ہاں بڑا معتبر محدث اور بحر العلوم ہے اور یہ کتاب اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے روضہ میں بیٹھ کر مکمل کی ہے۔ اپنی کتاب کے آخری صفحہ پر لکھتا ہے:

((وَقَدْ فَرَغَ مِنْ تَنْمِيْقِ هٰذِهِ الْاَوْرَاقِ رَجَاءَ اِلْانْتِفَاعِ بِهَا فِیْ يَوْمٍ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ الْعَبْدُ الْمُذْنِبُ الْمُسِیْءُ الْمَنْسِیُّ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ تَقِیٌّ النُّوْرِیُّ الطَّبَرَسِیُّ فِیْ مَشْهَدِ مَوْلَانَا اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلَيْلَتَيْنِ اَنْ بَقِيَا مِنْ شَهْرِ جُمَادَی الْاُخْرٰی مِنْ سَنَةِ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْاَلِفِ .))

''امیر المومنین کے روضہ میں بیٹھ کر ان اوراق کے لکھنے سے بندہ گناہ گار حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی ۲۸ جمادی الاخری ۱۲۹۲ھ میں قیامت والے دن نفع کی امید کرتے ہوئے فارغ ہوا۔''

اور یہ مقام شیعہ کے ہاں بابرکت اور اقدس البقاع ہے۔ اور جب یہ مؤلف فوت ہوا تو اسے نجف میں مشہد مرتضوی کے صحن میں دفن کیا گیا اور مشہد مرتضوی سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا روضہ شیعہ کے ہاں اتقیاء کے دفن کا مقام ہے۔ لہٰذا اس کتاب کا مؤلف ان کے ہاں بڑا معتبر محدث ہے اور اس نے فصل الخطاب لکھ کر ثابت کر دیا کہ شیعہ اس قرآن کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس کتاب میں لکھا ہے:

((اَنَّ الْاَخْبَارَ الدَّالَّةَ عَلٰی ذٰلِكَ تَزِيْدُ عَلَی اَلْفَیْ حَدِيْثٍ وَادَّعٰی اِسْتِفَاضَتَهَا جَمَاعَةٌ كَالْمُفِيْدِ الْمُحَقِّقِ الدَّامَادِ وَالْعَلَّامَةِ الْمَجْلِسِیِّ وَغَيْرِهِمْ)) [1]

''تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی احادیث دو ہزار سے زائد ہیں اور ان کے

[1] فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب، ص: ۲۵۱

مشہور ہونے کا دعویٰ علماء کی ایک جماعت نے کیا ہے جیسے شیخ مفید، محقق داماداور علامہ مجلسی وغیرہ ہیں۔''

اس مؤلف نے سید نعمت اللہ الجزائری الشیعی کے حوالے سے لکھا ہے:

((اِنَّ الْاَصْحَابَ قَدْ اَطْبَقُوْا عَلٰی صِحَّةِ الْاَخْبَارِ الْمُسْتَفِیْضَةِ بَلِ الْمُتَوَاتِرَةِ الدَّالَّةِ بِصَرِیْحِهَا عَلٰی وُقُوْعِ التَّحْرِیْفِ فِیْ الْقُرْآنِ کَلَامًا وَمَادَةً وَاِعْرَابًا وَالتَّصْدِیْقِ بِهَا)) [1]

''اصحاب امامیہ نے ان مشہور روایات کی صحت بلکہ تواتر پر اتفاق کیا ہے، ایسا تواتر جو صراحتاً قرآن میں تحریف پر دلالت کرتا ہے، یہ تحریف کلام و مادہ اور اعراب میں ہے اوران روایات کی تصدیق پر بھی علمائے شیعہ نے اتفاق کیا ہے۔''

شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی میں روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

((اِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِیْ جَاءَ بِهِ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی مُحَمَّدٍ سَبْعَةَ عَشَرَ اَلْفَ آیَةٍ))

''بلا شبہ جو قرآن جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے کر آئے اس کی سترہ ہزار آیات تھیں۔''

اس حدیث کی شرح میں ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے:

((فَالْخَبَرُ صَحِیْحٌ وَلَا یَخْفٰی اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ وَکَثِیْرًا مِنَ الْاَخْبَارِ الصَّحِیْحَةِ صَرِیْحَةٌ فِیْ نَقْصِ الْقُرْآنِ وَتَغْیِیْرِهِ وَعِنْدِیْ اَنَّ الْاَخْبَارَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مُتَوَاتِرَةٌ مَعْنًی وَطَرْحُ جَمِیْعِهَا یُوْجِبُ رَفْعَ الْاِعْتِمَادِ عَنِ الْاَخْبَارِ رَأْسًا بَلْ ظَنِّیْ اَنَّ الْاَخْبَارَ فِیْ هٰذَا

---

[1] فصل الخطاب، ص/٣١، الأنوار النعمانية: ٢/٣٥٧.

الْبَابِ لَا یَقْصُرُ عَنْ اَخْبَارِ الْاِمَامَةِ فَکَیْفَ یُثْبِتُوْنَهَا بِالْخَبَرِ)) ❶

''یہ خبر صحیح ہے، پس مخفی نہ رہے کہ یہ خبر اور دیگر بہت ساری صحیح روایات صراحتاً قرآن پاک میں کمی اور تبدیلی پر دلالت کرتی ہیں اور میرے نزدیک تحریف قرآن کے مسئلہ میں روایات معناً متواتر ہیں اور ان سب روایات کو ترک کرنا تمام ذخیرہ احادیث سے اعتماد کو اٹھانا ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ تحریف قرآن کی روایات مسئلہ امامت کی روایات سے کم نہیں، اگر ان روایات کا اعتبار نہ ہوا تو مسئلہ امامت روایات سے کیسے ثابت کریں گے؟''

مرزا حسین بن محمد بن تقی نوری طبرسی لکھتا ہے:

((اَلْاَخْبَارُ الْکَثِیْرَةُ الْمُعْتَبَرَةُ الصَّرِیْحَةُ فِیْ وُقُوْعِ السِّقْطِ وَدُخُوْلِ النُّقْصَانِ فِی الْمَوْجُوْدِ مِنَ الْقُرْآنِ)) ❷

''بہت ساری معتبر روایتیں موجودہ قرآن میں کمی پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں۔''

ملا فیض کاشانی لکھتا ہے:

((وَاَمَّا اِعْتِقَادُ مَشَایِخِنَا فِیْ ذٰلِكَ فَالظَّاهِرُ مِنْ ثِقَةِ الْاِسْلَامِ مُحَمَّدِ بْنِ یَعْقُوْبَ الْکَلِیْنِیِّ اِنَّهُ کَانَ یَعْتَقِدُ التَّحْرِیْفَ وَالنُّقْصَانَ فِی الْقُرْآنِ لِاَنَّهُ کَانَ رَوٰی رِوَایَاتٍ فِیْ هٰذَا الْمَعْنٰی فِیْ کِتَابِهِ الْکَافِی وَلَمْ یَتَعَرَّضْ لِقَدْحٍ فِیْهَا مَعَ اَنَّهُ ذَکَرَ فِیْ اَوَّلِ الْکِتَابِ اَنَّهُ کَانَ یَثِقُ بِمَا رَوَاهُ فِیْهِ وَکَذٰلِكَ اُسْتَاذُهُ عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْقُمِّیُّ فَاِنَّ تَفْسِیْرَهُ مَمْلُوٌّ مِنْهُ وَلَهُ غُلُوٌّ فِیْهِ وَکَانَ الشَّیْخُ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الطَّبَرَسِیُّ فَاِنَّهُ اَیْضًا نَسَجَ عَلٰی مِنْوَالِهِمَا فِیْ کِتَابِ الْاِحْتِجَاجِ)) ❸

---

❶ مرأة العقول فی شرح اخبار آل الرسول : ۱۲/۵۲۵.
❷ فصل الخطاب ص : ۲۳۵.
❸ مقدمه تفسیر صافی : ۱/۳۴.

''بہرکیف تحریف قرآن کے بارے میں ہمارے مشائخ کا عقیدہ تو ظاہر بات ہے کہ ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی قرآن میں تحریف اور کمی کا عقیدہ رکھتے ہیں، اس لیے کہ انہوں نے اپنی کتاب ''اصول کافی'' میں اس معنی کی روایات بیان کی ہیں اور ان پر جرح نہیں کی باوجود اس کے کہ انہوں نے اپنی کتاب کی ابتدا میں ذکر کیا ہے کہ جو روایات وہ اس میں لائیں گے اس پر انہیں اعتماد ہے۔ اسی طرح ان کے استاذ علی بن ابراہیم قمی کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ ان کی ''تفسیر قمی'' اس بات سے بھری پڑی ہے اور انہوں نے اس میں غلو سے کام لیا ہے اور شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی بھی ان دونوں کے منہج پر اپنی کتاب ''الاحتجاج'' میں چلے ہیں۔''

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ فقہ جعفریہ کی امہات الکتب میں دو ہزار سے زائد روایات تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں اور یہ ان کے ہاں متواتر روایات ہیں۔ ان کا مقام بھی وہی ہے جو مسئلہ امامت کی روایات کا ہے اور مسئلہ امامت ان کے ہاں اصول دین سے ہے۔ اگر ان روایات کا انکار کریں گے تو اپنے اصول دین کا انکار کرنا پڑے گا اور ان روایات میں اس بات کی تصریح ہے کہ قرآن محرف ہو چکا ہے، اس میں کمی بیشی، تبدیلی حروف وکلمات وغیرہ کی صورت میں ہوئی ہے اور تحریف قرآن پر ان کے ثقہ علماء کا اتفاق ہے۔ تفسیر قمی جو ان کی پہلی تفاسیر میں سے ہے اور بڑی معتبر سمجھی جاتی ہے اور اس کا مؤلف علی بن ابراہیم قمی ان کے ہاں ثقہ محدث ومفسر ہونے کے ساتھ گیارہویں امام حسن عسکری کے دور کا ہے۔ اس میں تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی کثیر روایات موجود ہیں اور اس کا شاگرد محمد بن یعقوب کلینی جو اصول کافی وغیرہ کا مؤلف ہے اور یہ کتاب ان کے ہاں ایسے ہی ہے جیسے ہمارے ہاں بخاری شریف ہے۔ یہ بھی تحریف قرآن کا قائل ہے اور اس کے علاوہ ان کے علماء کی بہت بڑی تعداد صراحتاً تحریف قرآن پر عقیدہ رکھتی ہے۔ بعض شیعہ حضرات اپنے چار علماء کا نام

لیتے ہیں کہ وہ تحریف کے قائل نہ تھے“

(۱) سیدشریف مرتضٰی (۲) شیخ صدوق

(۳) ابوجعفرطوسی (۴) ابوعلی طبرسی

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی تحریف کے قائل تھے۔انہوں نے قرآن کے محرف نہ ہونے کا قول تقیہ کرتے ہوئے اور بعض مصلحتوں کی بنیاد پر اختیار کیا کیونکہ سید شریف مرتضٰی نے اپنے رسالہ ”المحکم والمتشابة المعروف بتعید النعمانی (ص:٢٦)“ میں لکھا ہے:

((وَاَمَّا مَا حُرِّفَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَوْلُهُ ﴿كُنتُمْ خَيْرَ اَئِمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ فَحُرِّفَتْ اِلٰى خَيْرَ اُمَّةٍ))

مقصود یہ ہے کہ اس آیت میں لفظ ”ائمۃ“ کو ”امۃ“ سے بدل دیا گیا ہے۔اسی طرح کی کئی مثالیں شریف مرتضٰی نے اس مقام پر ذکر کرکے واضح کردیا کہ یہ اس بات کا قائل ہے کہ قرآن حکیم میں تحریف کی گئی ہے۔

مرزا حسین بن محمد نے فصل الخطاب میں ذکر کیا ہے کہ ان متقدمین میں کوئی موافق نہیں ہے۔

سید نعمت اللہ الجزائری الشیعی نے لکھا ہے:

((وَالظَّاهِرُ اَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ اِنَّمَا صَدَرَ مِنْهُمْ لِاَجْلِ مَصَالِحِ كَثِيْرَةٍ مِنْهَا سَدُّبَابِ الطَّعْنِ عَلَيْهَا بِاَنَّهُ اِذَا جَازَ هٰذَا فِى الْقُرْآنِ فَكَيْفَ جَازَ الْعَمَلُ بِقَوَاعِدِهِ وَاَحْكَامِهِ مَعَ جَوَازِ لُحُوْقِ التَّحْرِيْفِ لَهَا، كَيْفَ وَهٰؤُلَاءِ الْاَعْلَامُ رَوَوْا فِى مُؤَلَّفَاتِهِمْ اَخْبَارًا كَثِيْرَةً تَشْتَمِلُ عَلٰى وُقُوْعِ تِلْكَ الْاُمُوْرِ فِى الْقُرْآنِ وَاِنَّ الْآيَةَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ غُيِّرَتْ اِلٰى هٰذَا)) الأنوار النعمانية : ٣٥٨/٢

''ظاہر ہے کہ ان حضرات کا یہ انکار چند مصلحتوں پر مبنی تھا جن میں سے ایک یہ ہے کہ طعن کا دروازہ بند کرنے کے لیے کہ جب قرآن میں تحریف جائز ہے تو اس کے قواعد اور احکام پر عمل کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ باوجود اس کے قرآن میں تحریف کا واقع ہونا جائز ہے اور یہ قرآن کے غیر محرف ہونے کا عقیدہ کیسے رکھ سکتے تھے؟ جب کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں بہت ساری ایسی روایات درج کی ہیں جو تحریف قرآن پر مشتمل ہیں اور بتاتی ہیں کہ فلاں آیت اس طرح نازل ہوئی پھر اس طرح بدل دی گئی۔''

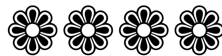
معلوم ہوا کہ ان چاروں نے بھی تقیہ کرتے ہوئے اور بعض مصلحتوں کی بنا پر کہہ دیا کہ قرآن محرف نہیں حالانکہ یہ تحریف کے قائل تھے۔ بعض شیعہ یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ ہم تو اس قران کو مانتے ہیں اور اسے ہی پڑھتے پڑھاتے ہیں، لہٰذا ہم کیسے اس کی تحریف کے قائل ہوسکتے ہیں؟ یہ بھی صرف مغالطہ ہے کیونکہ یہ تقیہ کی آڑ میں ایسا کہتے ہیں، ان کو یہ حکم ہے کہ جب تک بارہواں امام اصل قرآن لے کر نہیں آتا تم اسے ہی پڑھتے رہو، جب وہ اصل قرآن لے کر آئے گا تو پھر اس کی تلاوت ہوگی۔ مولوی مقبول دہلوی سورۂ یوسف کی آیت (۴۹) میں ''يَعْصِرُوْنَ'' کے لفظ کے بارے میں لکھتا ہے:

''معلوم ہوتا کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگا دیے گئے تو شراب خور خلفاء کی خاطر يُعْصَرُوْنَ کو يَعْصِرُوْنَ سے بدل کر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کے لیے ان کے کرتوت کی معرفت آسان کردی۔ ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کردیں تم اس کو اس کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنے والے کا عذاب کم نہ کرو، ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کردو۔ قرآن کو اس کی اس حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور انہی کے وقت میں وہ حسب تنزیل خدائے تعالیٰ پڑھا

جائے گا۔“ [1]

نیز دیکھیں شیعہ حضرات کی معتبر کتب ”الانوار النعمانیة : ۲/ ۳٦۰، المقدمة السادسة من تفسیر الصافی :۱/ ۲٥، بصائر الدرجات الجزء الرابع ، ص/ ۱۹۳ .“

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ اس قرآن کو پڑھنے پر مجبور ہیں اور ان کے نزدیک اصل قرآن ان کا بارہواں امام صاحب العصر والزماں لے کر آئے گا۔ اس کے ظہور تک یہ اسے ہی پڑھتے رہیں گے، حقیقت میں ان کا اس پر ایمان نہیں ہے۔ لہٰذا واضح ہوگیا کہ ان کا ایمان قرآن پر ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ اگر یہ قرآن پر صحیح ایمان لے آئیں تو فقہ جعفریہ کا خون ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حقائق کو سمجھ کر صحیح عمل کی توفیق نصیب کرے اور باطل مذاہب سے محفوظ رکھے۔ شیعہ حضرات کے اس موقف کی تفصیل کے لیے ان کی کتاب ”فصل خطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب“ اور علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی ”الشیعة والقرآن“ ملاحظہ ہو۔



[1] ترجمه وتفسير مقبول دهلوی ،ص: ۳۸٤.

كتب علماء الحنفية

في الرد على الرافضة المخذولة

١: شم العوارض في ذم الروافض لملا على القاري شارح الفقه الأكبر .

٢: التحفة الاثنا عشرية لشاه عبد العزيز الدهلوى بالفارسية (اثنا عشر مجلد مخطوط)

٣: النفخات القدسية في الرد على الإمامية لأبي الثناء الألوسى علامة العراق (صاحب تفيسر روح المعاني)

٤: الأجوبه العراقية على الأسئلة الإيرانية للمؤلف السابق .

٥: الأجوبه العراقية على الأسئلة اللاهورية للمؤلف السابق .

٦: نهج السلامة إلى مباحث الإمامة للمؤلف السابق .

٧: شرح حديث الثقلين للمؤلف السابق (بالفارسية) وترجمه أبو المعالي الألوسى إلى العربية .

٨: المنحة الإلهية مختصر التحفة الاثني عشرية لأبي المعالي محمود شكرى الألوسى .

٩: صب العذاب على من سب الأصحاب للمؤلف السابق .

١٠: السيوف المشرقة في أعناق أهل الزدقة لنصر الله الحسينى الحنفى واختصره أبو المعالي الألوسى .

١١: النوافض لظهور الروافض لميرزا الحنفي فى القرن الحادى عشر .

١٢: السيف المسلول على مبغضى أصحاب الرسول للشيخ ياسين القرضي البقاعى الحنفى في القرن الحادي عشر .

١٣: رسالة في تكفير الرافضة لشمس الدين ابن كمال باشا من علماء القرن

التاسع .

١٤: تنبيه الولاة والحكام على حكم شاتم خير الأنام لابن عابدين الشامي .

١٥: اليـمانيات المسلولة على الرافضة المحذولة لزين العابدين بن يوسف الكوراني من علماء القرن الحادي عشر .

١٦: رسالة في تكفير الرافضة لشمس الدين ابن كمال باشا من علماء القرن التاسع .

١٧: إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء لشاه ولي الله الدهلوي .

١٨ . رد الشيـعة لأحـمـد السـرهـنـدي (الملقب عد الحنفية بمجدد الألف الثاني) (بالأردية)

١٩: مطرقة الكرامة مرآة الإمامة للسهارنغوي .

٢٠: هداية الرشيد إلى إفحام العنيد للمؤلف السابق . (بالأردية)

٢١: هداية الشيعة لمحمد قاسم النانوتو . (بالأردية)

٢٢: تنبيه الحائر ين لعبد الشكور اللكهنوي . (بالأردية

٢٣: الأيات البينات لنواب محسن الملك .

٢٤: الثورة الإبرانجة في ميزان الإسلام لمنظور نعماني الحنفى .

٢٥: بطلان عقائد الشيعة لمحمد عبد الستار التونسوي .

٢٦: مذهب الشيعة لمحمد قمر الدين السيالوى (بالأردية)

٢٧: إرشاد الشيعة لمحمد سرفراز خان (بألاردية)

٢٨: تاريخ التشيع وأفكاره لمحمد طاهر الهاشمي (بالأردية)

٢٩: الوثيقة التاريخية المسمى "تاريخى دستاويز" لضياء الرحمن فاروقى ، (بالأردية)

٣٠: سيرة أم المومنين عائشة لمحمد أعظم طارق . (بالأردية)

٣١: الأجـوبـه العلمية على الاعتراضات العنكبوتية على معاوية رضى الله

عنه لمحمد طاهر الهاشمي بالأردية .

٣٢: تعريف أهل البيت لضياء الرحمن الفاروقى . بالأردية .

٣٣: مناقب الصحابة لمحمد إسماعيل مدنى (بالأردية)

٣٤: رسالة الألوسى الحفيد أبي المعالي في الرد على كتاب "الحصول المنبعة" للعاملي الرافضي .

٣٥: أيام الخلافة الراشدة لعبد الرؤوف الرحماني بالأردية .

٣٦: الخلفاء الراشدون لشاه معين الدين الندوي .

٣٧: حديث الثقلين دراسة مفصلة لمحمد نافع بالأردية .

❋......❋......❋